Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴ — فون ۴۹۹

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ — ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ — ۲۳ شہادت ۱۳۵۴ہش — ۲۳ اپریل ۱۹۷۵ء — نمبر ۹۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

احباب حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۲۳ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی درسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

کل خدا تعالیٰ کے فضل سے بخار نارمل رہا مگر ابھی کمزوری بہت ہے۔ انفیکشن بھی پوری طرح دُور نہیں ہوئی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور حضور کی صحت اور عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

لوگ اولاد کی خواہش تو کرتے ہیں مگر اسکی تربیت کا فکر نہیں کیا جاتا

اپنی اولاد کو نیک چلن اور خدا تعالیٰ کی فرمانبردار بنانے کیلئے سعی کرنی چاہیئے

"اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں۔ نہ کبھی ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور نہ مراتبِ تربیت کو مدِّنظر رکھتے ہیں۔

میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بُری عادتیں سکھا دیتے ہیں۔ ابتدا میں جب وہ بدی کرنا سیکھنے لگتے ہیں تو اُن کو تنبیہہ نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بے باک ہوتے جاتے ہیں۔ ایک حکایت بیان کرتے ہیں کہ ایک لڑکا اپنے جرائم کی وجہ سے پھانسی پر لٹکایا گیا۔ اس آخری وقت میں اُس نے خواہش کی کہ میں اپنی ماں سے ملنا چاہتا ہوں۔ جب اُس کی ماں آئی تو اُس نے ماں کے پاس جا کر اُسے کہا کہ میں تیری زبان کو چوسنا چاہتا ہوں۔ جب اس نے زبان نکالی تو اُسے کاٹ کھایا۔ دریافت کرنے پر اُس نے کہا کہ اسی ماں نے مجھے پھانسی پر چڑھایا ہے کیونکہ اگر یہ مجھے پہلے ہی روکتی تو آج میری یہ حالت نہ ہوتی۔

حاصل کلام یہ ہے کہ لوگ اولاد کی خواہش تو کرتے ہیں مگر نہ اِس لئے کہ وہ خادمِ دین ہو بلکہ اِس لئے کہ دُنیا میں اُن کا کوئی وارث ہو۔ اور جب اولاد ہوتی ہے تو اس کی تربیت کا فکر نہیں کیا جاتا۔ نہ اس کے عقائد کی اصلاح کی جاتی ہے اور نہ اخلاقی حالت کو درست کیا جاتا ہے۔ یاد رکھو کہ اس کا ایمان درست نہیں ہو سکتا جو اقرب تعلقات کو نہیں سمجھتا۔ جب وہ اس سے قاصر ہے تو اور نیکیوں کی اُمید اس سے کیا ہو سکتی ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۷۲، صفحہ ۳۷۳)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۳ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل سے بہتر ہے البتہ پھیپھڑوں کی تکلیف ابھی پوری طرح دُور نہیں ہوئی۔ محترم نواب محمد احمد خان صاحب کو بھی قدرے افاقہ ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ مدظلہا اور محترم نواب محمد احمد خان صاحب کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ نے عزیزم کیپٹن منیر خان صاحب کراچی کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے جو میرے چھوٹے بھائی عزیزم حافظ عبد الغفور صاحب کراچی کا نواسہ اور حضرت مولوی برہان الدین صاحب رضی اللہ عنہ جہلمی کا پڑنواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو درازیٔ عمر عطا فرمائے اور نیک اور خادمِ دین بنائے اللّٰھم آمین۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

خاکسار کا بچہ عرصہ سے بیمار ہے۔ بیماری پیچیدگی اختیار کر گئی ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

سمیع اللہ زاہد
مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

چندہ عام / حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندے ہیں ان کی باشرح ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرماویں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد * پرنٹر: سید عبد الحی * مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ * مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۲ شہادت ۱۳۵۴ھ
۲۳ اپریل ۱۹۷۵ء

دین کو بگاڑنے والا مہلک خیال

دین میں بگاڑ کی ابتداء اس امر سے ہوتی ہے کہ کسی دین کو قبول کرنے اور اس کی طرف منسوب ہونے والے ایمان کے محض زبانی اقرار کو کافی سمجھنے لگتے ہیں۔ ایسے نام کے مومن نہ اعمال صالحہ بجالاتے ہیں اور نہ ان کو چنداں ضروری سمجھتے ہیں۔ اعمال صالحہ نہ بجالانے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے لوگ جو جی میں آتا ہے کر گزرتے ہیں اور رفتہ رفتہ خواہشات کے غلام بن کر رہ جاتے ہیں۔ وہ اپنی بے عملی کو چھپانے اور اس پر پردہ ڈالنے کیلئے دین کو اپنی خواہش کے مطابق بدلنا شروع کر دیتے ہیں اور ظاہر یہ کرتے ہیں کہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں وہی اصل دین ہے حالانکہ وہ حتمی طور پر دین کی اصل روح اور اس کی منشاء کے سراسر خلاف ہوتا ہے۔

ایسے بندگانِ نفس خواہشات کی پیروی کے باعث مکروہات اور سیئات میں مبتلا ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ اس پر طرّہ یہ کہ سمجھتے یہ ہیں کہ ہم ایمان کے محض زبانی اقرار کی وجہ سے ہی بخش دئے جائیں گے اور خدا ہم سے باز پُرس نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایسے لوگوں کو سراسر غلطی خوردہ قرار دیا ہے اور ان کے اس خیال کی سخت مذمت کی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر ان کی غلطی واضح کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ (الجاثیہ آیت ۲۲)

ترجمہ:۔ کیا جن لوگوں نے بدیاں کی ہیں وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو مومنوں اور ایمان کے مطابق عمل کرنے والوں کا سا درجہ دیں گے یہاں تک کہ ان دونوں کی زندگی اور موت برابر ہو جائے گی۔ وہ بہت برا فیصلہ کرتے ہیں۔

اس غلط خیال کی تردید کرنے کے بعد کہ نعوذ باللہ نجات حاصل کرنے کیلئے ایمان لانے کا صرف زبانی اقرار ہی کافی ہے اور اعمال صالحہ بجالانے کی ضرورت نہیں اور یہ کہ نیک اعمال بجالانے والوں اور خواہشِ نفسانی کے تحت برائیوں کا ارتکاب کرنے والوں کو ایک جیسی جزاء ملے گی، اللہ تعالیٰ نے جزاء سزا کے ابدی قانون کا ذکر کرکے واضح فرمایا ہے کہ جو جیسا کرے گا ویسا بھرے گا، یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ ایک شخص اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہوئے مسلسل بداعمالیوں کا ارتکاب کرتا چلا جائے اور نہ صرف یہ کہ اسے سرے سے کوئی سزا نہ ملے بلکہ وہ اس اجر کا مستحق قرار پائے جو ایمان لانے کے بعد اعمال صالحہ بجالانے والوں کیلئے مقدر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ (الجاثیہ آیت ۲۳)

ترجمہ:۔ اور اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو ایک ابدی قانون کے مطابق پیدا کیا ہے اور (اس ابدی قانون کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ) ہر شخص کو اس کے عمل کے مطابق جزاء ملے گی اور ان میں سے کسی پر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

اس ابدی قانون کے ہوتے ہوئے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایمان لانے کے بعد نہ صرف یہ کہ اعمال صالحہ نہ بجالانے والوں بلکہ بدیوں کا ارتکاب کرنے والوں کو وہی جزاء ملے جو خاص طور پر اعمال صالحہ بجالانے والوں کے لئے مقدر ہے۔ یہ ایسے لوگوں کا محض نفس کا ایک دھوکا ہوتا ہے اور اس کی حیثیت بداعمالیوں کے من گھڑت جواز کیلئے ایک بہانے سے زیادہ نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ابدی قانون کو قرآن مجید میں بار بار دُہرایا ہے۔ چنانچہ ایک اور جگہ فرماتا ہے:۔

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ (الزلزال آیات ۷ تا ۹)

ترجمہ:۔ اُس دن لوگ مختلف گروہوں کی صورت میں جمع ہوں گے تاکہ اپنی اپنی کوششوں کے نتائج کو دیکھیں۔ پھر جس نے ایک ذرہ کے برابر بھی نیکی کی ہوگی وہ اس (کے نتیجہ) کو دیکھ لے گا اور جس نے ایک ذرہ کے برابر بھی بدی کی ہوگی وہ اس (کے نتیجہ) کو دیکھ لے گا۔

جب ایک ذرہ کے برابر بدی کا بھی نتیجہ بھگتنا ہوگا تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جن کی زندگیاں مسلسل بدیوں کے ارتکاب میں گزر رہی ہوں جو بداخلاقی اور بےحیائی میں سر سے پاؤں تک ڈوبے ہوئے ہوں وہ محض اس لئے چھوڑ دئے جائیں کہ وہ زبان سے اپنے مومن ہونے کا اقرار کرتے تھے اور نہ صرف چھوڑ دئے جائیں بلکہ انہیں وہی جزاء ملے جو ایمان لانے کے بعد اعمال صالحہ بجالانے والوں کو ملے گی۔

یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خطبات میں اعمال صالحہ بجالانے اور اس طرح توشۂ آخرت فراہم کرنے پر بہت زور دیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ایمان کا زبانی اقرار کچھ کام نہ آئے گا وزن نیک اعمال کا ہی ہوگا نہ کہ محض زبانی دعویٰ کا۔ چنانچہ احادیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ آپؐ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا:۔

اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ! تُوْبُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا وَبَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ اَنْ تُشْغَلُوْا (اعجاز القرآن صفحہ ۱۲۰ و ابن ماجہ)

اے لوگو! آگاہ رہو۔ مر جانے سے پیشتر اللہ کے سامنے تمام گناہوں سے توبہ کرلو اور قبل اسکے کہ موت تم کو اپنی طرف متوجہ کرلے نیک اعمال بجالاؤ۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ آپؐ نے ایک موقع پر بداعمالیوں کی ہلاکت آفرینی سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا:۔

اِنِّيْ لَكُمْ فَرَطٌ عَلَى الْحَوْضِ فَاِيَّايَ لَا يَاْتِيَنَّ اَحَدُكُمْ فَيُذَبُّ عَنِّيْ كَمَا يُذَبُّ الْبَعِيْرُ الضَّالُّ، فَاَقُوْلُ فِيْمَا هٰذَا؟ فَيُقَالُ: اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ: سُحْقًا (مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۵۰)

یعنی میں حوضِ کوثر پر تمہارا پیش رَو ہوں۔ خبردار تم ایسے نہ ہو کہ میرے پاس آنا چاہو تو اس طرح دور ہٹا دئے جاؤ جیسے پرایا اونٹ۔ اور جب میں دریافت کروں کہ ان سے یہ سلوک کیوں ہو رہا ہے تو مجھے جواب دیا جائے کہ آپ کے بعد انہوں نے جو وطیرہ اختیار کیا تھا آپ کو معلوم نہیں۔ اور میں بھی کہوں کہ ہاں ہلاک ہو جائیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ محض زبان سے ایمان کا دعویٰ کرنا اپنے اندر کوئی حقیقت نہیں رکھتا اصل چیز اعمال صالحہ ہیں۔ اصل مومن وہی ہیں جو ایمان لانے کے ساتھ ساتھ پورے تعہد کے ساتھ اعمال صالحہ بجالاتے ہیں۔ وہ لوگ سخت خطرہ میں ہیں جن کے اعمال خود ان کے اپنے اقرار کے بموجب سراسر غیر صالح ہوں اور جنہوں نے غیروں کی تقلید کو لازم پکڑا ہو اور بداخلاقی اور بےحیائی میں سر سے پاؤں تک ڈوبے ہوئے ہوں۔ العیاذ باللہ

خداوندا اب ایسی زندگانی چاہتا ہوں میں

[یہ نظم قبل ازیں ۱۹ مارچ ۱۹۷۵ء کے "الفضل" میں شائع ہوئی تھی لیکن سہوِ کتابت سے "ردیف" میں ایک لفظ حذف ہو گیا۔ اس فروگذاشت پہ ادارہ معذرت خواہ ہے۔ نظم دوبارہ شائع کی جا رہی ہے۔ (ادارہ)]

تمہیں کس نے کہا ہے شادمانی چاہتا ہوں میں
مری جاں سوزِ غم ہائے نہانی چاہتا ہوں میں

بہا دے بارِ عصیاں جو خس و خاشاک کی صورت
کچھ ایسی اپنے اشکوں میں روانی چاہتا ہوں میں

سکونِ زندگی پاتا ہوں اپنے دیدۂ تر سے
غمِ پنہاں برائے شادمانی چاہتا ہوں میں

مجھے ہرگز نہیں کوئی توقع اہلِ دنیا سے
کرم تیرا فقط اے میرے جانی چاہتا ہوں میں

تری ہی یاد سے معمور ہوں شام و سحر جس کے
خداوندا اب ایسی زندگانی چاہتا ہوں میں

[illegible] محسن امین آبادی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کی طبّی خدمات

مکرم حکیم نذیر احمد صاحب ساجد پرنسپل طبیہ کالج - ربوہ

(۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفائے بنو اُمیہ کے عہد میں اسلامی سلطنت کو بہت وسعت حاصل ہو چکی تھی۔

"اموی شہزادہ خالد بن یزید بن معاویہ علم کیمیا کا بہت دلدادہ تھا۔ اسی نے عربوں کو یونانی علوم سے بہرہ مند ہونے کی تحریک کی کتاب الفہرست میں لکھا ہے کہ خالد نے یونانی فلسفہ کے علماء کو مصر میں جمع کیا اور کیمیا کے متعلق یونانی اور مصری کتابوں کو عربی میں منتقل کرنے کا حکم دیا۔"

(طب العرب صفحہ ۲۵-۲۶)

اموی خلفاء کے دورِ حکومت میں حفظانِ صحت کے اصولوں کو بہت اہمیت حاصل تھی۔ چنانچہ طبری نے لکھا ہے کہ خلیفہ ولید نے جذام کے مریضوں کے لئے ایک علیحدہ جگہ بنا دی تھی۔

اسی عہدِ اموی میں ایک نہایت جلیل القدر فلسفی اور علم کیمیا کے ماہر جابر بن حیان نے بہت شہرت پائی یہاں تک کہ اہلِ مغرب بھی اس بلند پایہ کیمیادان کی بے حد تعظیم کرتے ہیں اور انہوں نے جابر کو علم کیمیا کا ماہر قرار دیا ہے۔ جابر بن حیان نے علم کیمیا کو سائنسی انداز میں مرتب کیا اور اس نے کشتہ جات تیزابوں نمکیات تصعید، ترشیح، تبخیر، تقطیر وغیرہ کے طریقے ایجاد کئے۔

آٹھویں صدی عیسوی کے وسط تک بے شمار یونانی کتابوں کے تراجم عربی میں بھی کر دئے گئے۔

خلفائے بنو اُمیہ طب کے معاملہ میں بے تعصب تھے اور انہوں نے عیسائی اطباء کو بھی اپنا طبیبِ خاص مقرر کیا اور جب خلفائے عباسیہ کا دور شروع ہوا تو ان عیسائی اور یہودی اطباء کو اور بھی عروج حاصل ہوا۔ مثلاً جبرئیل ہارون الرشید کا طبیب خاص تھا۔ اس بے تعصبی اور غیر مسلم اطباء کے اقتدار سے اچھے نتائج نکلے اور بہت سی طبی کتب کے ترجمے کئے گئے "یہاں تک کہ ہارون رشید کے زمانے میں ان کتب کا اس قدر ذخیرہ فراہم ہو گیا تھا کہ اس نے ایک مستقل کتب خانے کی شکل اختیار کر لی تھی جس کا نام خزانۃ الحکمۃ یا بیت الحکمۃ رکھا۔"

(حکمائے اسلام صفحہ ۷)

مامون نے اپنے عہد میں اس دریا دلی سے ترجمے کرائے کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔ مشہور ہے کہ جو کتاب بھی ترجمہ کی جاتی تھی مامون اس کے صلہ میں کتاب کے برابر سونا تول دیتا ہے۔"

(حکمائے اسلام صفحہ ۷۵)

مسلمانوں میں جو اطباء پیدا ہوئے اور انہوں نے طبی خدمات انجام دیں بکثرت ہیں۔ اس وقت صرف چند مشاہیر کی خدمات پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ (حکمائے اسلام صفحہ ۲)

ابوبکر محمد بن زکریا رازی

رازی کا سنِ پیدائش ۸۵۰ء وفات ۹۳۲ء ہے۔ اس نے پچاس سال تک بغداد میں مطب کیا۔ اس کی تصنیفات بہت سی مختلف علوم میں ہیں فلسفہ و تاریخ، کیمیا و طب وغیرہ سب میں اس نے لکھا ہے ... وہ کتابیں جو اس نے بعض حمیات پر مثلاً چیچک اور خسرہ پر لکھی ہیں بہت دنوں تک مستعمل رہیں اس کی تشریحی معلومات بھی نہایت وسیع تھیں۔ اس کی کتاب علاج الاطفال اس فن کی پہلی کتاب ہے۔ اس کی کتابوں میں نئی ادویہ اور نئے علاج درج ہیں۔ مثلاً الکحل اور ریشم سے زخموں کو ٹانکے لگانا اسی کی ایجاد ہے۔

"الرازی نہ فقط ذہین اور تیز فہم تھا بلکہ نہایت منکسر المزاج بھی تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے ایک دفعہ ایک شخص کو جو قرطبہ کے راستہ پر بیہوش ہو کر گر پڑا اور جسے لوگ مردہ سمجھتے اس طرح زندہ کیا کہ اس کے تمام جسم پر علی الخصوص تلووں پر زور زور سے درخت کی لکڑیاں لگوائیں"

(تمدنِ عرب صفحہ ۴۲۹)

مندرجہ بالا بیان کی تائید میں امریکہ کے میڈیکل جرنل کے مضمون جو جنوری ۱۹۷۴ء میں چھپا ہے کے ایک حصہ کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے لکھا ہے:-

حال ہی میں موجودہ سائنس نے یہ انکشاف کیا ہے کہ حیوانی چربی کے استعمال سے امراض قلبیہ اور دماغی بیماریاں خون کا عارضہ لاحق ہو سکتا ہے لیکن آپ یہ حکایت پڑھ کر حیران ہوں گے کہ آج سے نو سو سال پہلے ایک بہت بڑے طبیب اور فلاسفر نے جس کا نام اسماعیل تھا اس مرض کا انکشاف کر دیا تھا۔ یہ فلاسفر ۱۰۹۶ء تا ۱۱۵۰ء میں گزرا ہے۔ اس وقت کے مشہور شہر ہیرات میں رہتا تھا۔ یہ بہت بڑا عالم فاضل طبیب اور معالج تھا اور بہت سے مایوس مریضوں کا کامیاب علاج کر کے شہرت حاصل کر چکا تھا۔ ایک دن وہ قصابوں کے بازار سے گزر رہا تھا اس نے دیکھا کہ ایک نوجوان قصاب بھیڑ کے سالم بچے کو آگ پر بھون رہا ہے اور ساتھ ساتھ اس کے پیٹ سے گرم گرم چربی نکال کر کھاتا جا رہا ہے فلاسفر اسماعیل نے جب یہ نظارہ دیکھا تو اس نے ایک دکاندار کو جو قصاب کے قریب ہی بیٹھا ہوا تھا کہا جب یہ قصاب مر جائے تو اسے دفن کرنے سے پہلے مجھے ضرور اطلاع دینا اس دفعہ کے پانچ چھ ماہ بعد ایک صبح یہ خبر پھیل گئی کہ گزشتہ رات فلاں نوجوان قصاب بغیر کسی وجہ اور بیماری کے وفات پا گیا ہے۔ اس دکاندار کو فلاسفر کی بتائی ہوئی بات یاد آ گئی۔ وہ طبیب کو یہ اطلاع دینے کے لئے بھاگا اُس طبیب نے کہا کہ میرے اندازے سے زیادہ دن تک زندہ رہا۔ تب اُس نے اپنی چھڑی اٹھائی اور اس قصاب کے گھر گیا۔ اُس نے مُردے کے اوپر سے کپڑا ہٹایا، اُس کی نبض دیکھی پھر اُس نے کسی سے کہا کہ چھڑی سے قصاب کے پاؤں کے بالائی حصہ پر چوٹیں لگائی جائیں ایک گھنٹہ تک اس طرح پیٹنے کے بعد اُس نے کہا بس! اب کافی ہے۔ پھر اُس نے سکتہ کا علاج شروع کیا تیسرے دن وہ مُردے کو ہوش میں لے آیا۔ پھر وہ قصاب گو مفلوج حالت میں تھا لیکن کئی سال تک زندہ رہا۔"

MOHAMMAD SHAFI - STROKE AND FATTY FOOD NEW ENG. J. MED. 290: 164, 165 JAN 17, 1974

الرازی کی مشہور تصنیفات میں کتاب بہ الاعظم ہے۔ اس میں علم طب کے تمام مسائل موجود ہیں دوسری کتاب المنصوریہ ہے جو شہزادہ منصور کے نام پر لکھی گئی تھی۔ یہ دس فصول پر مشتمل ہے جس میں تشریح، امزجہ، اغذیہ، معالجات، حفظِ صحت، آرائش جسمانی، دفعہ سفر، جراحی، سمیات، امراض عامہ اور حمیات وغیرہ شامل ہیں۔

الرازی کی اکثر تصنیفات کا ترجمہ لاطینی میں ہوا اور یہ کئی مرتبہ چھاپی گئیں علی الخصوص ۱۵۰۹ء میں وینس میں ۱۵۴۲ء اور ۱۵۴۸ء میں پیرس میں ان کی اشاعت ہوئی۔ جو کتاب اس نے چیچک پر لکھی ہے وہ دوبارہ ۱۷۴۵ء میں طبع ہوئی۔

٭ یورپ کے طبی مدارس میں ایک عرصہ دراز تک رازی کی لکھی ہوئی یہ کتابیں پڑھائی جاتی رہیں۔ یہاں تک کہ سترھویں صدی تک بھی رازی اور بو علی سینا کی کتابیں ہی پڑھائی جاتی تھیں۔

شیخ بو علی سینا مسلم اطباء میں سب سے مشہور طبیب ہو گزرا ہے۔ اُس کا زمانہ (۹۸۰ء تا ۱۰۳۷ء) ہے۔ وہ بڑی ترقی کر کے وزارت کے درجہ تک پہنچا۔ اُس کی سب سے بڑی تصنیف کا نام "قانون" ہے جو علم ہیئت، حفظِ صحت، امراض، معالجات اور خواص الادویہ کے موضوع پر مشتمل ہے۔ سنگر لکھتا ہے۔

"قانون طب کی وہ کتاب ہے جس سے زیادہ دنیا میں کسی طبی کتاب کا مطالعہ نہیں کیا گیا۔"

(طب العرب صفحہ ۲۷۷)

نیوبرگر کی رائے ہے کہ

"قانون شیخ، یونانی اور عربی طب میں دنیا کا آخری مکمل اور مقدس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحفہ ہے"

(طب العرب صفحہ ۳۸۷)

اطالیہ کے طبی مدارس میں اسی کی کتابیں پڑھائی جاتی رہیں اور اٹھارویں صدی تک یہ تصنیفات دوبارہ طبع ہوتی رہیں اور ان کو فرانس میں متروک ہوئے پچاس سال سے زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔

ابو القاسم زہراوی

مسلمانوں میں سب سے بڑا جراح قرطبہ کا ابو القاسم زہراوی تھا اُس نے بہت سے آلات جراحی ایجاد کئے اور ان آلات کی تصاویر اپنی کتب میں درج کیں زہراوی نے مثانہ کی پتھری کے آپریشن، گُردے کے آپریشن اور آنکھوں کے کامیاب آپریشن کئے۔ زہراوی کے دور میں مسلمانوں کا علم جراحت عروج پر تھا اور تمام مشہور طبی مدارس میں طلبار کو باقاعدہ سرجری کی علمی و عملی تعلیم دی جاتی تھی اور ہسپتالوں میں چھوٹے اور بڑے آپریشن کئے جاتے تھے۔

علم الجراحت پر زہراوی کی بے نظیر کتاب التصریف نے مشرق و مغرب میں آپ کے علم و مہارت کی دھوم مچادی تھی اور یورپ کے ہر طبی مورخ نے اس بات کا اقرار اور اعتراف کیا ہے کہ یورپ نے ابتداء میں علم جراحت کے متعلق جو کچھ حاصل کیا وہ سب زہراوی کا فیض تھا۔

ہالر لکھتا ہے کہ

"تمام ایسے سرجن جو چودھویں صدی کے بعد گذرے اُن کا تمام کاروبار زہراوی کی تصنیفات پر تھا۔"

المختصر اس اسلامی دور عروج میں بڑے بڑے مدارس قائم ہوئے لاتعداد شفاخانے بنائے گئے۔ اسی طرح گشتی شفاخانے، قیدیوں کے لئے الگ ہسپتال تعمیر کئے گئے اسی طرح جذامیوں اور دماغی امراض کے مریضوں کے علیحدہ علیحدہ ہسپتال ہوا کرتے تھے۔ یہاں ایک ہسپتال "بیمارستان عضدی" کی مثال پیش کی جاتی ہے۔ اس میں چوبیس اطبا مقرر تھے۔ اور بہت سے جراح (سرجن) کحال (آئی سپیشلسٹ) اور مرہم پٹی کرنے والے ان کے علاوہ تھے۔ اور ان اخراجات کے لئے ساڑھے سات لاکھ روپیہ سالانہ کی جاگیر مقرر تھی۔"

(طب العرب صفحہ ۲۹۳)

اسی طرح بیمارستان کبیر قاہرہ میں قائم کیا گیا جس کے مصارف کے لئے دس لاکھ درہم سالانہ کی جائیداد وقف تھی۔ اس کی ہر مرض کے علاج کے لئے علیحدہ علیحدہ وارڈ بنائے گئے تھے۔ ایسے ہسپتالوں میں تمام قسم کے امراض کا علاج کیا جاتا تھا مثلاً امراض نسواں کے لئے میڈوائفری کی تعلیم اور اُن کے لئے علیحدہ وارڈ بنائے گئے تھے۔ اسی طرح علم الادویہ، علم کیمیا، علم الجراثیم، الطب قانونی (میڈیکل جورس پروڈنس) امراض متعدیہ (انفکشس ڈزیز)، علم تشخیص، علم الجراحت (سرجری) اور دیگر تمام مباحث طبیہ پر اطبار کو مکمل عبور حاصل ہوتا تھا اور وہ اسی کے مطابق علاج کیا کرتے تھے۔ اُس وقت یورپ کے ڈاکٹروں کا یہ حال تھا کہ ایک ہی مثال سے حقیقت واضح ہو جاتی ہے اُسامہ بن منقذ جس کو ایک لمبا عرصہ فرنگیوں کے ساتھ رہنے کا موقع ملا ہے اپنے روزنامچے میں لکھتا ہے کہ دو مریض، ایک مرد جس کی ٹانگ میں پھوڑا تھا اور دوسری ایک عورت جو تپ دق میں مبتلا تھی ایک یونانی طبیب ثابت کے زیر علاج تھے۔ لیکن اس اثناء میں ایک فرنگی ڈاکٹر آگیا۔ اُس نے کہا یہ علاج فضول ہے۔ پھر اُس نے مریض سے دریافت کیا کہ تم دو ٹانگوں کے ساتھ مرنا پسند کرتے ہو یا ایک ٹانگ کے ساتھ زندہ رہنا؟ مریض نے دوسرا چارہ کار پسند کیا یعنی ایک ٹانگ کے ساتھ زندہ رہنا اس پر فرنگی ڈاکٹر نے ایک طاقتور سپاہی کو مع کلہاڑی طلب کیا اور اُسے حکم دیا کہ مریض کی ٹانگ کو ایک ہی ضرب سے کاٹ ڈالے لیکن وہ ایک ضرب سے نہ کاٹ سکا اُسے دوسری ضرب لگانی پڑی جس سے ٹانگ تو کٹ گئی لیکن ساتھ ہی مریض کا رشتہ حیات بھی منقطع ہو گیا اور اب حالت یہ تھی کہ گودا ہڈی سے باہر نکل آیا تھا اور مریض ملک عدم کو سدھار چکا تھا۔ (طب العرب صفحہ ۹۴)

اس کے بعد فرنگی ڈاکٹر مریضہ کی طرف متوجہ ہوا اور طبی امتحان کے بعد یہ نتیجہ نکالا کہ اس کے دماغ میں کسی بھوت پریت یا شیطان نے اپنا گھر کر کے اس پر قبضہ کر لیا ہے۔ چنانچہ یہ تجویز کر کے حکم دیا کہ مریضہ کا سر مونڈ دیا جائے اور اُس کو معمولی خوراک مثلاً دلیہ غذا الحسن اور تیل دی جائے۔ مگر مریضہ کی حالت اس طریق علاج سے بہت خراب ہو گئی تو ڈاکٹر صاحب نے اس کے سر پر صلیب کی شکل کا ایک گہرا شگاف دیا اور جب ہڈی عریاں ہو گئی تو اس زخم پر خوب نمک ملا یہاں تک کہ مریضہ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

(طب العرب صفحہ ۹۴)

اس کے بعد جب مسلمانوں کے دور اقتدار میں تنزل واقع ہوا تو آہستہ آہستہ وہ تمام علوم فراموش کر بیٹھے۔ یہاں تک کہ انہیں یہ بھی یاد نہ رہا کہ تمام طبی علوم جن کو مغربی اقوام اپنی میراث سمجھے ہوئے ہیں در اصل انہی کی متاع گم گشتہ ہے۔ مسلمانوں پر ایک دورِ تاریکی مسلط ہو گیا جو کہ صدیوں تک رہا۔

لیکن خداوند کریم کو مسلمانوں کی بے بسی اور بے کسی کی حالت پر رحم آیا اور اس نے اپنے کمال فضل اور رحم کے ساتھ چودھویں صدی کے سر پر مسیح اور مہدی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ کے ظہور کا یہ مقصد تھا کہ ایک دفعہ پھر مسلمانوں کے تن مردہ میں زندگی کی روح پھونکی جائے۔ اور ہزاروں سال کے مدفون خزائن پھر سے ظاہر کئے جائیں مُردے زندگی پائیں۔ اندھوں کو بینائی بخشی جائے اور ہر قسم کے لولے۔ لنگڑے اور کوڑھی شفایاب ہو کر پھر سے چلنے پھرنے لگیں غرض طب کی ترقی بھی آپ کے بابرکت وجود اور نظام خلافت سے وابستہ تھی چنانچہ آپ نے فرمایا۔

"مسلمانوں کو انگریزی طب سے نفرت نہیں کرنی چاہیے اَلْحِکْمَۃُ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ۔ حکمت کی بات تو مومن کی اپنی ہے گم ہو کر کسی اور کے پاس چلی گئی تھی پھر جہاں سے ملے جھٹ قبضہ کرے ... ہندی، جاپانی، یونانی، انگریزی ہر طب سے فائدہ حاصل کرنا چاہیے۔"

(بدر ۹ر نومبر ۱۹۰۵ء)

(باقی)

مکرم سرفراز خانصاحب افغان کا ذکر خیر

(مکرم منور احمد صاحب جہلمی کارکن بیت المال آمد ربوہ)

نظارت بیت المال آمد کے ایک مخلص اور دیرینہ خادم مکرم سرفراز خانصاحب مددگار کارکن آج سے تین برس قبل مورخہ ۲۰ مئی کو مختصر سی علالت کے بعد قریباً ساٹھ سال کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بھائی بہت محنتی مخلص اور فرض شناس کارکن تھے اور ماشاء اللہ طبیعت بھی خوب مرنجان مرنج تھی ہر جاننے پہچاننے والے کے ساتھ خوش طبعی اور زندہ دلی کے ساتھ پیش آتے تھے۔ جب کبھی انہیں پٹھانوں کا لطیفہ سنایا جاتا تو کھل کھلا کر ہنستے اور کہتے در حقیقت ہماری قوم کچھ اس طرح کی ہی واقع ہوئی ہے مگر ہم پر تو خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہوا ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس جماعت میں شامل فرما دیا ہے۔

خانصاحب خدا کے فضل سے نظام وصیت میں بھی شامل تھے اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہونے کی توفیق پائی ہے۔ علاوہ ازیں مرکز سلسلہ کی طرف سے جو بھی مالی تحریک ہوتی اس میں بشاشت قلبی کے ساتھ حصہ لیتے۔ خانصاحب مرحوم بتایا کرتے تھے کہ وہ سرائے نورنگ ضلع بنوں کے قریب تحمہ خیل نامی گاؤں کے باشندے تھے۔ ابھی وہ نوعمر ہی تھے کہ سرائے نورنگ کے صاحبزادہ صاحب (غالباً ان کی مراد محترم صاحبزادہ محمد طیب صاحب سے تھی) مجھے قادیان لائے جب میں نے وہاں کا خالص اسلامی ماحول دیکھا تو قادیان سے ایسا مانوس ہوا کہ واپس جانے کا نام تک نہ لیا اور وہاں ہی رہ پڑا۔

جب انہیں ربوہ میں رہائشی پلاٹ الاٹ ہوا۔ اور کچھ عرصہ بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ پر آنیوالے مہمانوں کے لئے اپنے مکانوں کا کچھ حصہ پیش کرنے کا ارشاد فرمایا۔ تو خانصاحب فرمانے لگے کہ ہمیں بھی وَسِّعْ مَکَانَکَ کے تاکیدی حکم میں کچھ کرنا چاہیئے۔ چنانچہ خاکسار راقم الحروف سے انہوں نے حضرت میر داؤد احمد صاحب مرحوم کے نام ایک درخواست لکھوائی کہ دفتر جلسہ سالانہ کے سامنے جو ٹوٹی پھوٹی اینٹیں پڑی ہیں اگر مجھے عنایت فرما دی جائیں تو میں اپنے پلاٹ میں ایک کمرہ بنا لوں جس پر میر صاحب موصوف نے انہیں وہ اینٹیں عطا فرما دیں اور کچھ انہوں نے بھٹہ سے نئی خرید لیں اور اس طرح ایک کمرہ تعمیر کر دیا۔ وفات سے کچھ عرصہ قبل جب خانصاحب کی طبیعت علیل رہنے لگی اور چند ہی دن بعد وہ اس جہانِ فانی سے رخصت ہو گئے۔

ان میں یہ بہت بڑی خوبی تھی کہ کسی کا گلہ یا غیبت نہ کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ ہمارے افسران کرام اور عملہ کے دیگر کارکنان اُن سے بہت خوش اور راضی تھے۔

خانصاحب کی بیماری کے آخری ایام میں ہمارے ناظر صاحب نے ان کا بڑا خیال رکھا اور بعض کارکنان کی ڈیوٹی لگا دی کہ ہر وقت ان کے پاس رہیں

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خانصاحب کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوم مسیح موعودؑ کی مبارک تقریب پر
مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

۲۳ مارچ کو جماعت احمدیہ ہر سال یوم مسیح موعودؑ مناتی ہے۔ اس روز آج سے چھیاسی سال پہلے اللہ تعالیٰ کے اذن سے جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا تھا۔ اس دن جماعتہائے احمدیہ اپنے ہاں اس دن کے شایانِ شان جلسے منعقد کرتی ہیں۔

اس سال بھی اس تاریخ کو جماعتوں نے اپنے ہاں بڑے اہتمام سے جلسے منعقد کئے جن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیاتِ طیبہ اور حضورؑ کی عظیم الشان اسلامی خدمات اور کارناموں پر تقاریر کی گئیں اور احبابِ جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔

جن جماعتوں کی طرف سے اب تک یوم مسیح موعودؑ کے جلسے منعقد کرنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے ان کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

آنبہ ضلع شیخوپورہ۔ بشیر آباد فارم (سندھ) پشاور شہر۔ جسوکی ضلع گجرات۔ جہلم شہر۔ جیکب آباد (سندھ) چک ایٹھ ضلع گوجرانوالہ۔ چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا۔ چک ۸۴ ج ب سرشمیر روڈ۔ چنیوٹ۔ چوہڑکانہ منڈی۔ خوشاب۔ دنیاپور ضلع ملتان۔ دوالمیال ضلع جہلم۔ ڈیرہ اسماعیل خان۔ ڈیرہ غازیخان۔ سانگھڑ (سندھ) ساہیوال۔ سکھر (سندھ) سیالکوٹ شہر۔ کنجاہ ضلع گجرات۔ گوہو اورکاں ضلع گوجرانوالہ۔ گوجرانوالہ شہر۔ گولیکی ضلع گجرات۔ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ۔ مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ۔ مجلس خدام الاحمدیہ فیکٹری ایریا شاہدرہ۔ مظفر آباد (آزاد کشمیر) مظفر گڑھ۔ نبی سرروڈ (سندھ) اور نوابشاہ (سندھ)

ایم۔ اے عربی اور ایم۔ ایس سی فزکس میں داخلہ لینے والے احمدی طلباء

احبابِ جماعت کو علم ہے کہ ربوہ میں تعلیم الاسلام کالج میں ایم۔ اے عربی (برائے طلبہ و طالبات) و ایم۔ ایس سی فزکس (برائے طلبہ) کا انتظام موجود ہے۔

احبابِ جماعت سے اپیل کی جاتی ہے کہ ان دونوں مضامین میں جن احمدی بچوں نے داخلہ لینا ہے وہ ربوہ میں داخلہ لینے کی پوری کوشش فرمائیں۔ تا دنیوی تعلیم کے ساتھ مرکز کی دینی فضاء اور تربیت سے نیز امام وقت کے روح پرور خطبات و ملفوظات سے بھی مستفیض ہو سکیں۔

ایم۔ اے عربی میں داخلہ لینے والے طلباء یا طالبات کو اگر داخلے اور تعلیمی اخراجات کے سلسلہ میں مالی امداد کی ضرورت ہو تو وہ فوراً نظارت تعلیم کو اطلاع دیں۔ ان کے لئے خاص انتظام موجود ہے۔

ایم۔ ایس سی فزکس کے لئے کالج میں بہترین لیبارٹریز موجود ہیں جو اعلیٰ ترین آلات سے مزین ہیں۔ سٹاف بہترین ہے اور میرٹ (Merit) کی بنا پر طلباء کو تین انعامی وظائف۔ لقمان سکالرشپ، چوہدری محمد حسین سکالرشپ اور جمیل سکالرشپ دیئے جاتے ہیں۔

چونکہ ان دونوں مضامین میں ان دنوں کالج میں داخلے ہو رہے ہیں اس لئے ایم۔ اے عربی اور ایم۔ ایس سی فزکس میں داخلہ کے خواہشمند طلباء فوری طور پر اس سلسلہ میں پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ کو اپنے داخلہ فارم پُر کر کے بھجوا دیں۔

(نوٹ) فارم داخلہ دفتر کالج سے طلب کرنے پر مل جائے گا۔

(ناظر تعلیم)

تقریب رخصتانہ

خاکسار کی ہمشیرہ نسبتی عزیزہ امۃ الجمیل بیگم سلمہا بنت مکرم کیپٹن محمد سعید صاحب دارالصدر شمالی ربوہ کی رخصتی مورخہ ۱۵ اپریل بروز منگل عمل میں آئی۔ ان کا نکاح مکرم محمد اختر صاحب سلمہٗ ابن مکرم چوہدری عبدالستار صاحب آف اسلام آباد سے گیارہ جنوری ۷۵ء کو ہوا تھا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب اور اسلام اور احمدیت کی ترقی کا باعث بنائے۔ آمین

(کولمبس خاں۔ وقف جدید۔ ربوہ)

تحریک جدید کی مالی قربانی کے دو مقاصد

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور الٰہی سلسلہ کی مضبوطی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے اکتالیسویں سال کے افتتاح کا اعلان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"ہم جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں تو ہمارے سامنے دو مقاصد ہوتے ہیں۔ فرمایا مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ وَ تَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ۔ ایک تو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا مطلوب ہوتا ہے اور دوسرے انسان خود کو ان اخراجات کے ذریعہ جو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کرتا ہے مضبوط کرتا ہے۔ سچی بات یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہمارے اموال کی ضرورت نہیں وہ خود خالق اور مالک ہے ..... اس کے حضور پیش کرنے کا مطلب اس کے سوا کچھ نہیں ہوتا کہ اس کی رضا ہمیں حاصل ہو اور یہ کہ الٰہی سلسلہ میں ایک مضبوطی پیدا ہو۔"

(خطبہ جمعہ ۱۱/۷ مطبوعہ الفضل مورخہ ۱۲/۴/۱۱)

وعدہ جات تحریک جدید کے بھجوانے میں جس قدر جلدی کی جائے گی اسی قدر زیادہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوگی اسلئے جملہ جماعتیں اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلان دارالقضاء

مکرم کرامت اللہ صاحب محلہ دارالنصر شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم عنایت اللہ صاحب وفات پا چکے ہیں قطعہ ۱۲/ب واقع محلہ دارالنصر شرقی والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکورہ بالا عظمت اللہ صاحب، سلیم اللہ صاحب اور برکت اللہ صاحب پسران مرحوم کے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے (۱) مریم بی بی صاحبہ بیوہ (۲) آمنہ بیگم صاحبہ (۳) بشریٰ بیگم (۴) منیرہ بیگم صاحبہ دختران مرحوم

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ ۱۲/ب واقع محلہ دارالنصر شرقی عظمت اللہ صاحب سلیم اللہ صاحب اور برکت اللہ صاحب کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرمہ سلیمہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم میر عالم صاحب ۱۸ مارچ کو شام کے چھ بجے اچانک وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالحمید مبشر خلیل آباد کالونی۔ کوٹلی۔ آزاد کشمیر)

درخواست دعا

میرا بھائی عزیزم منصور احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کئی روز سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔ باوجود علاج معالجہ کے ناحال صحتیاب نہیں ہوا۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا اسے شافی مطلق اپنے خاص فضل سے عزیز کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور درازیٔ عمر سے نوازے۔ آمین

(محمود احمد منیب مربی سلسلہ احمدیہ بھکّر)

پیٹ میں چھری مار کر اپھارہ کے جانور کی گیس نکالنا خطرناک علاج ہے۔ شفتل برسیم سے ہونے والا اپھارہ صرف ایک روپیہ کے اکسیر اپھارہ کے پیکٹ سے منٹوں میں ختم نہ ہو تو قیمت واپس۔
درجن یا زیادہ پر کمیشن، دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی۔
حیوانات کے نسخوں کا رسالہ مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون ۴۰۶/۴۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس نصرت جہاں کے زیرِ اہتمام

ایجیبواوڈے (نائیجیریا) کے مقام پر احمدیہ ہسپتال کا افتتاح

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ۱۹۷۰ء میں مغربی افریقہ کے کامیاب دورہ کے دوران ان ممالک میں سکولوں اور ہسپتالوں کے قیام کا جو عظیم الشان منصوبہ اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو القاء فرمایا اس کے تحت نائیجیریا کے ملک میں اس وقت تین ہسپتال کام کر رہے ہیں۔ حال ہی میں ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب بھٹہ نے ایجیبواوڈے کے مقام پر شاندار بلڈنگ میں نئے ہسپتال کا افتتاح کیا ہے اور ابتدائی مشکلات کا بڑے استقلال سے مقابلہ کرتے ہوئے اپنے خدمتِ خلق کے کام میں توسیع پیدا کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب موصوف حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنے حالیہ خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"ہسپتال کی مقبولیت میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور مریضوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ الحمد للہ۔"

اسی طرح محترم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد انچارج نائیجیریا مشن نے حضور کی خدمت میں لکھا ہے کہ ایجیبواوڈے میں خدا کے فضل سے ہمارا کلینک اچھی شہرت حاصل کر رہا ہے۔

کام کا آغاز ہونے کی وجہ سے ہمارے واقفِ زندگی ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب بھٹہ کو بڑی محنت سے کام کرنا پڑ رہا ہے مگر الحمد للہ کہ وہ بڑی بشاشت سے اس کام میں مصروف ہیں۔ علاقہ میں پہلے سے قائم شدہ دو اور ہسپتال بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمارے واقفِ زندگی ڈاکٹروں کے ہاتھ میں جو غیر معمولی شفاء اور بے لوث خدمتِ خلق کا جذبہ عطا فرمایا ہے اس کے نتیجہ میں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل ہمارا یہ نیا ہسپتال خاص شہرت حاصل کر رہا ہے اور مریضوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہو رہا ہے۔ ماہ جنوری میں ۵۴۷ مریضوں کا علاج کیا گیا جن میں سے ۱۰ کا مفت علاج ہوا جبکہ فروری میں ۷۷۶ مریض آئے اور ۴۰ کا علاج مفت ہوا۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کے کام میں مزید برکت بخشے اور مخلوقِ خدا کو جسمانی و روحانی صحت عطا فرمائے۔ آمین

سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

محترم میاں خدا بخش صاحب بھیروی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم میاں خدا بخش صاحب بھیروی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اصحاب میں سے تھے تقریباً ۱۰۰ برس کی عمر میں اپنے چھوٹے بیٹے محمد ظفر اللہ صاحب سرفراز کالونی لائلپور کے ہاں ۱۲ اپریل کو ۵ بجے شام وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم قریباً ۵۰ سال تک احمدیہ مسجد بھیرہ میں امامت کراتے رہے۔ اپنے والد حضرت میاں اللہ دتا صاحب مرحوم کے ہمراہ قریباً ۱۸۹۳ء میں ۱۲-۱۳ سال کی عمر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔

جنازہ ربوہ لایا گیا اور حضور کی اجازت سے نماز جنازہ محترم مولانا ابو العطاء جالندھری نے پڑھائی۔ مرحوم کے بڑے بیٹے مکرم عطاء اللہ صاحب کے کوئٹہ سے آنے پر بعد نماز عصر مقبرہ بہشتی ربوہ کے قطعہ صحابہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا کرائی۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرماوے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرماوے۔ (سردار رحمت اللہ۔ ربوہ)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا بتیسواں سالانہ اجتماع ۲۴-۲۵-۲۶ اخاء/اکتوبر ۱۹۷۵ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار مرکزِ سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تاجر اصحاب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی ہدایت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے تاجر اصحاب کو خاص طور پر مخاطب کر کے فرمایا:۔

"اس تبدیلی سے جو افراطِ زر کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے تجارت پیشہ احباب کی آمدنیاں بڑھ جاتی ہیں۔ ایسے احباب زیادہ تر شہروں میں ہوتے ہیں۔ بعض سے شہر ہیں جہاں کی جماعتیں بڑی قربانی دینے والی ہیں مثلاً کراچی ہے۔ کراچی کی جماعت بحیثیت مجموعی بڑی قربانی دیتی ہے۔ وہاں زیادہ تر تجارت پیشہ احباب ہیں اور بہت سے ملازم بھی ہیں۔ ... لیکن بعض شہر ایسے بھی ہیں جو سستی دکھا رہے ہیں۔ ان کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے۔ انہیں باہمی مشورے کرنے چاہئیں۔ اپنے اپنے بجٹ پورا کرنے کا عزم کرنا چاہیئے۔ ان کو اپنی ہمتوں کے بلند کرنے کے فیصلے کرنے چاہئیں۔ ان کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہونا چاہیئے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کریں گے۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۷۵ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے پیشِ نظر تاجر اصحاب کو اپنی ذمہ داریاں پورے طور پر ادا کرنی چاہئیں۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

ولادت

میری نسبتی ہمشیرہ عزیزہ امۃ الجمیل (اہلیہ مختار احمد صاحب عباسی گورنمنٹ کالج لاہور) کو ۱۳ مارچ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام عمیر احمد ناصر تجویز ہوا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ احمدیہ نواب شاہ سندھ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار ہے۔ احباب میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میری خالہ جان (اہلیہ حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری) علاج کے سلسلہ میں لاہور میرے پاس آئی ہوئی ہیں ان کی صحتِ کاملہ و شفائے عاجلہ کے لئے بھی درخواستِ دعا ہے۔

(ایچ نور علی خان سول لائن۔ لاہور)

۲۔ مکرم حاجی محمد ابراہیم صاحب خان سابق مبلغ افریقہ عرصہ دراز سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ احباب سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(فیروز الدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید)

۳۔ برادرم خواجہ محمد طفیل صاحب کمیشن ایجنٹ غلہ منڈی جڑانوالہ کچھ دنوں سے بہت بیمار ہیں اور کمزوری بھی بہت ہو گئی ہے۔ تمام احباب جماعت ان کی کامل و عاجل صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

(خواجہ محمد احمد غلہ منڈی جڑانوالہ)

۴۔ مجھے کچھ پریشانیاں درپیش ہیں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں کہ خداوند کریم مجھے ان پریشانیوں سے نجات بخشے۔ آمین

(اللہ بخش سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوٹ لوتا ضلع گوجرانوالہ)۔

ھُوَ الشَّافِی

آپ کے دانت قیمتی موتی ہیں

ان کی قدر کیجئے!

اگر پائیوریا (مسوڑھ) کی تکلیف ہو تو "پائیوریا کیور" اور اگر کیریز (گھن) کی تکلیف ہو تو "کیریز کیور" استعمال کریں۔

فی کورس ۱۰/- وی پی ۱۱/۷۰ روپے

دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر

مفت حاصل کریں

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

فون ۶۰۶ / ۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴